1. حقوق نسواں کی موجودہ تناظر میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

تعارف :-

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو تمام مسلمانوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام میں طرز زندگی کے جامع اصول موجود ہیں۔ انسانیت کے حقوق اور حقوق العباد کی ادائیگی ہر مسلمان کے ضروری قرار دی گئی ہے۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ باقی مذاہب کی نسبت عورت کو وقار اور عظمت دین اسلام میں جس اعلیٰ طور پر موجود ہے۔ اسلام جس دور جہالت میں آیا تو انسانیت کسی بھی طرح کی تبدیلی کا قائل نہ تھی لیکن حضور پاک ﷺ نے ایسا جامع نظام دیا جو ہمیشہ کے لیے رہنمائی بن گیا۔ اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے جو قانون دیا وہ آج کے دور کے عین مطابق ہے جسکو بنانے میں مغرب نے صدیاں لگائی اور اب تک اس پر عمل پیرا نہ ہو سکا۔ اسلام کے قانون الہامی ہیں اور یہ تمام حقوق جو انسانیت کو ملے کسی قسم کی جدوجہد کی بدولت نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودلعیت کردہ ہیں۔

حقوق نسواں کے معنی :-

حقوق نسواں سے مراد عورتوں کے وہ تمام حقوق جو انہیں اسلام کی طرف آزاد اور باوقار زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہیں۔ ~~حقوق نسواں~~ اس میں عورتوں کو

اُن کی زندگی اُن کے مطابق گزارنے کا اصول فراہم کئے گئے جو صدیوں سے محروم تھی اور دوسروں یعنی باپ، بھائی یا شوہر کی ملکیت سمجھی جاتی تھی۔

حقوق نسواں کی موجودہ لہر:

حقوق نسواں کی لہر مغربی جدوجہد ہے جو عورتوں کو ان کے بنیادی حقوق فراہم کرنے کے لیے جاری کی گئی ~~اس میں~~ کیونکہ صدیوں سے مغرب میں عورت کی کوئی عزت نہ تھی ~~ایسے~~ اور وہ اپنے گھروں سے باہر نکل سکتی تھی عورت کو صرف مردوں کی ملکیت سمجھا جاتا رہا ہے۔

~~قدیم~~ قدیم زمانے میں ~~عورتوں~~ ہندوستان میں عورتوں کی حالت:-

ہندوستان میں عورتوں کو کسی قسم ~~کی کی~~ کی کوئی شخصی تشخص نہ پایا جاتا تھا اور عورت صرف مرد کے حکم کی پابند تھی اس سے کام لیا جاتا اور غلاموں سا سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ مرد جب چاہتا اسے چھوڑ سکتا تھا اور اُسے کسی قسم کی کوئی جائیداد رکھنے کا حق میسر نہ تھا۔

عیسائیوں میں عورتوں کا حقوق:-

عیسائیوں میں بھی عورتوں کو کوئی خاطر خواہ حقوق میسر نہ تھے اور اُن کی حالت زار بھی ہندوستان کی عورتوں جیسی ہی تھی۔ جہاں اُن کی عزت نفس کا کوئی خیال نہ رکھا جاتا تھا اور عورت کی جائیداد اُس کے شوہر یا باپ بھائی کو منتقل ہوتی۔ عورت میں سیاست میں کوئی کردار موجود نہ تھا۔

ستر ہویں صدی کے شروع میں مختلف حقوق نسواں کی تنظیم کا آغاز ہوا اور کافی عرصے کی جدوجہد کے بعد عورتوں کو ان کے حقوق دیے گئے۔ انیسویں صدی میں جا کر عورتوں کو ووٹ دینے کا حق یورپ میں دیا گیا اور اسطرح قدم قدم عرصے کی جدوجہد نے عورت کے تشخص کو قبول کیا اور ابھی بھی عورتوں کو مکمل حقوق میسر نہیں۔

اولین فیمینسٹ میری والسٹن کرافٹ نے اٹھارہویں صدی میں ایک کتاب لکھی " A vindiction of women right.

اسلام میں خواتین کے حقوق :

اسلام عورت کے تشخص کو تسلیم کرتا ہے :

اسلام نے عورت کے تشخص کو تسلیم کیا ہے اور عورت کو معاشرے میں اہم مقام عطا کیا۔ اس بات کی مثال ہمیں اسلامی تاریخ میں نظر آتی ہے کہ کسطرح رسول اکرم ﷺ نے عورتوں کی عزت کرنے اور ان کو باوقار زندگی مہیا دینے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے :

" اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اس نے تم کو ایک ہی شخص سے پیدا کیا اور اسکا جوڑا بنایا اور

پھر کثرت سے ان میں سے مرد اور عورت پیدا کئے اور
روئے زمین پر پھیلا دیے" (القرآن)

اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں عورت کی تشخص کو مکمل طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور جنس کی بنیاد پر کسی قسم کی کوئی تفریق موجود نہیں۔

عورتوں کے حقوق میں سماجی اور روحانی پہلو :-

اسلام میں عورتوں کو روحانی اور سماجی دونوں پہلو سے مکمل حقوق دیے گئے ہیں عورت کی وہی عزت و وقار معاشرے میں موجود ہے جو کہ ایک مرد کا ہے اور دونوں کی عظمت میں کوئی تفریق موجود نہیں۔ سماجی لحاظ سے عورت ہر قسم کے کاموں میں اپنا کردار ادا کرسکتی ہے بشرطیکہ وہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

"مومنوں! کوئی قوم دوسری قوم سے تمسخر نہ کرے نہ عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے مومن بھائی کو برے القاب سے مت پکارو۔ ایمان لانے کے بعد برے نام رکھنا گناہ اور اگر تم باز نہ آؤ تو تم ظالم ہو"

(الحجرات)

اسلام میں تمسخر کی اجازت نہیں جبکہ موجودہ دور میں عورتیں تمسخر میں مبتلا ہیں اور اس سے ان کی عزت نفس متاثر ہوتی۔ قرآن پاک میں عورت اور مرد دونوں کو برابر حقوق دیے گئے ہیں۔

عورتوں کے حقوق بحیثیت نابالغ :

اسلام میں نابالغ بچیوں کے حقوق کا خاص خیال رکھا ہے دور جہالت میں لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفنا دیتے یا قتل کر دیتے تھے اور انہیں ان کے والدین کو معاشرے میں شرمندہ کیا جاتا تھا لیکن اسلام نے اس دور جہالت کے تمام اصولوں کو ختم کر دیا اور دختر کشی کی رسم کی مخالفت فرمائی قرآن کریم میں ارشاد ہے :

"تم اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل مت کرو"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا گیا :

"اور اس لڑکی سے جو زندہ دفنائی گئی ہے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ کی وجہ سے ماری گئی"

(سورۃ التکویر : 8)

حضور اکرمؐ نے عورتوں کو عزت بخشی آپ خود بھی بچوں سے پیار کرتے اور ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنے کا حکم دیتے

"جو کوئی اپنی دو بیٹیوں کی نگہداشت کرے گا اور وہ بلوغت کو پہنچ جائیں تو قیامت کے دن میں اور وہ (وہ انگلیاں جوڑ کر اشارہ فرمایا) اسطرح قریب ہونگے"

عورتوں کے حقوق بحیثیت زوجہ :

اسلام میں بیوی کے حقوق خاص طور پر بیان ہوئے اور حضور اکرمؐ نے فرمایا :

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو گھر کی عورتوں کے حق میں بہتر ہو"

اپنی مرضی سے شریک حیات کے انتخاب کا حق :

اسلام میں زبردستی کی شادی کی کوئی

تاریخ:

اہمیت نہیں۔ حضور اکرم ؐ کے پاس ایک دفعہ ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ اسکے والدین نے اسکی مرضی کے بغیر شادی کروائی ہے آپ ؐ نے اس سے اسکی مرضی کے مطابق فیصلہ کرنے کو کہا۔ نیز حضور اکرم ؐ نے فرمایا کہ اگر کسی کی زبردستی شادی کروائی جائے اور وہ انکار کر دے تو نکاح منسوخ ہو جائے گا۔

حضور اکرم ؐ نے فرمایا: "کسی بیوہ سے اسکی اجازت کے بغیر شادی نہیں ہو سکتی اور نہ کسی دوشیزہ کی اور اسکی مرضی اسکی خاموشی میں پوشیدہ ہے"

طلاق کا حق:-

اہل مغرب میں عورت طلاق نہیں لے سکتی تھی اور اگر مرد چاہے تو اسے چھوڑ دے لیکن اسکے پاس یہ حق موجود نہ تھا اسلام نے اس بات سے منع فرمایا اور عورت کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے مرد سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے۔ اسکے لیے اسے عدالت میں خلع کا کیس دائر کرنا چاہیے۔ اس کے لیے کوئی زبردستی نہیں کہ وہ مجبوری میں ایسے انسان کے ساتھ رہے جسے وہ پسند نہیں کرتی۔ عدالت کے مصلحتاً اسکے کچھ مدت مقرر کی ہے تاکہ مرد اور عورت دونوں اپنے فیصلے پر غور و فکر کر سکیں۔

عورت کے حقوق بحیثیت ماں:-

اسلام میں ماں کو ایک اعلیٰ درجہ دیا گیا ہے اور اسے عزت و عظمت والا قرار دیا ہے ایک مرتبہ حضور اکرم ؐ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا کہ مجھ پر سب سے حق کس کا ہے تو آپ ؐ نے جواب دیا "تمہاری ماں کا" دوسری بار پوچھنے پر بھی حضور اکرم ؐ نے یہی جواب دیا۔

عورتوں کے اقتصادی حقوق :-

اسلام میں عورت کو اقتصادی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے اہم کا کیا ہے۔ موجودہ دور میں عورتوں کو اقتصادی طور پر کمزور ہونے کی وجہ سے بے شمار مسائل کا سامنا ہے۔ عورتوں کی ناخواندگی، غربت عورتوں کے حقوق ملنے کی راہ میں رکاوٹ ہیں لیکن اسلام اس سب چیزوں سے منع فرماتا اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ ترقی کی راہ پر چلنے کا حکم دیتا ہے۔

i) خود مختار ملکیت کا حق :-

اسلام نے عورت کو ذاتی ملکیت کا حق دیا ہے اور اسکی دولت پر اسکے شوہر یا اسکے باپ یا بھائی کا کوئی حق نہیں اور نہ وہ اسکی مرضی کے بغیر اسکے مال پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ اسلام میں اسکی مثال حضرت خدیجہ کی تجارت سے ملتی ہے کہ وہ مکے کی امیر ترین خاتون میں سے تھی اور خود تجارت کا کام کرتی تھی۔

(ii) خواتین کی ملازمت :-

اسلام میں خواتین کی ملازمت کی کوئی مخالفت نہیں وہ کسی بھی شعبے میں ملازمت کا کام کر سکتی ہیں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عورتوں کا گھروں میں فارغ بیٹھنے سے چرخہ کاتنا بہترین مشغلہ ہے"

اسلام میں ہر شعبے میں عورتوں کو ویسے ہی عزت دینی چاہیے جیسے کہ مردوں کو اور انہیں کسی قسم کے بغیر

(ii) **وراثت کا حق :-**

اسلام نے عورت کو وراثت میں بھی حق دیا ہے جو عورتوں کے مقرر حصہ رکھا گیا ہے جو ان کی کے والدین کی جائیداد اور دولت میں سے اُن کا حق ہے مرد کا ایک حصہ زیادہ رکھا گیا اسکا مطلب کسی قسم کی کوئی تفریق نہیں بلکہ معاشرتی نظام میں مرد ہی گھریلو اخراجات کا ذمہ دار ہوتا ہے اور معاش کی ذمہ داری بھی مرد کی ہی ہوتی ہے اس لیے عورتوں کا حصہ کم اور مردوں کا زیادہ ہے لیکن یہ کسی قسم کے فرق کی طرف اشارہ نہیں ہے
بہت سے مسلم ممالک جیسے ترکی، انڈونیشیا میں عورتوں اور مردوں کو وراثت میں برابر حصہ دیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ بہت سے مفکرین کے مطابق اگر باپ زندہ رہتے ہوئے دولت اپنی اولاد کو دینا چاہیے تو اُسے چاہیے کہ برابری میں تقسیم کرے۔

محمد بن قطب نے اپنی کتاب
"Islam: "The misunderstood Religion"
میں عورتوں کے وراثت کے حقوق پر مکمل روشنی ڈالی ہے۔
حنفیہ فقہ کے مطابق مرد اور عورت دونوں میں برابر کی تقسیم کی حمایت کی گئی ہے۔

سیاست میں عورتوں کی شمولیت :-

اسلام نے سیاست میں عورتوں کی شمولیت کو مکمل تسلیم کیا ہے اور وہ اپنا کردار معاشرے کی بھلائی میں ادا کرسکتی ہیں اسکی سب سے بہترین مثال ہمیں

تاریخ:

اس بات سے ملتی ہے کہ رسول اکرمؐ اور خلفائے راشدین کے دور میں عورتوں کے مشورے کو سراہا جاتا تھا اور حضور اکرمؐ اپنے بہتر کاموں میں حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ سے مشاورت ضرور کرتے تھے۔

~~فتح مکہ~~ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ام سلمہؓ کے مشورے مطابق حضور اکرمؐ نے سر منڈھوایا اور قربانی کی اور دوسرے لوگوں نے بھی حضور اکرمؐ کی سنت پر عمل کیا۔

اسکے علاوہ ہمیں کئی مثالیں خلفاءراشدین کے دور سے بھی ملتی ہیں ایک بار حضرت عمر فاروقؓ مہر کے موضوع پر کچھ بات کر رہے تھے کہ ایک عورت نے انہیں ٹوک دیا اور اپنا موقف ثابت کیا تو وہ عورت صحیح تھی۔ اور عمرؓ نے اپنا فیصلہ بدل لیا۔

موجودہ دور میں عورتوں کا سیاسی کردار:

دور جدید میں بھی عورتوں کی سیاست میں اہم اور نمایاں کردار نظر آتا ہے 1990 کی دہائی میں ~~اسلامی~~ امت ~~امت~~ مسلمہ میں سے بینظیر بھٹو جو کہ پہلی خاتون وزیر اعظم تھی اسکے علاوہ بنگلادیش میں خالدہ ضیاء نے حکومت کی نگرانی کی ~~جوکہ~~ اور ترکی کی ~~پہلی~~ ~~تیسویں~~ پانچویں وزیر اعظم تانسو سلر نے ملک کی نمائندگی کی اسکے علاوہ عورتوں کو ووٹ دینے کی مکمل آزادی اور سینٹ اور پارلیمنٹ میں عورتوں کی مخصوص نشستیں بھی رکھی گئی اسطرح سے اسلام نے عورت معاشرے کے ہر پہلو میں مردوں اور مردوں کے برابر حقوق عطا کئے ہیں۔

تاریخ: ____________

حاصل بحث :-

اسلام کے تمام اصولوں کو دیکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں اسلام ایک مکمل دین ہے اور انسانی حقوق کی پاسداری کا ذریعہ ہے۔ موجودہ دور کی فیمنسٹ پالیسیز کے مدنظر مغرب میں اب عورتوں کے حقوق کے لیے جدوجہد کی جا رہی ہے لیکن اسلام نے یہ اصول آج سے چودہ سو سال پہلے دیے جو ہر دور میں آنے والے مسلمانوں کے لیے نمونہ تقلید ہیں۔ آج کے دور میں عورتوں کو چند مسائل کا سامنا ہے جن کا حل اسلامی تعلیمات میں موجود نظر آتا ہے: